www.wilayattimes.com
اشاعت کا تیسرا سال

ہفت روزہ
ولایت ٹائمز
WILAYAT TIMES
سرینگر

اللہ کی ولایت مومنین اور متقین پر ہے وہ انہیں تاریکی سے روشنی کی طرف نکال لاتا ہے

جلد:04 ☆ شمارہ نمبر:12 ☆ تاریخ:19 مارچ 2018 تا 25 مارچ 2018ء بمطابق یکم رجب 07 رجب 1439ھ ☆ صفحات:8

اخوان المسلمون کے بانی حسن البنا کی زندگی کی مختصر داستان

ولایت ٹائمز ڈیسک رپورٹ

تاریخ پیدائش: 14 اکتوبر 1906ء
جائے پیدائش: المحمودیہ صوبہ البحیرہ، مصر
شہادت: 12 فروری 1949ء
جائے شہادت: مصری دارالحکومت قاہرہ
والد: احمد عبدالرحمن البنا الساعاتی
شریک حیات: لطیفہ حسین الشولی
بچے: 8 (2 بیٹے 4 بیٹیاں)

ابتدائی تعارف:
حسن احمد عبدالرحمن محمد البنا الساعاتی مصر کے ممتاز مذہبی رہنما اور اسلامی تحریک اخوان المسلمون کے بانی تھے۔ 1923 میں تصوف کے شاذلی طریقے سے منسوب ہوئے اور شیخ عبدالوہاب حصافی کی خدمت میں تکمیل کی، اسی لیے حسن البنا کی شخصیت سازی میں شیخ عبدالوہاب حصافی کا بہت گہرے اثرات مرتب ہوئے۔ 1927 میں دارالعلوم (مصر) سے فارغ ہوئے، اور شہر اسماعیلیہ میں مدرس کی حیثیت سے تقرر ہوا۔ 1928 میں اخوان المسلمون کا قیام عمل میں آیا۔ 1949 میں حسن البنا ایک بھرپور تحریکی زندگی گذارنے کے بعد 43 سال کی عمر میں قاہرہ میں گولی مار کر شہید کر دیے گئے۔

پیدائش:
1906ء میں مصر کی بستی محمودیہ کے ایک علم دوست اور دیندار گھرانے میں پیدا ہوئے۔

تعلیم:
انہوں نے بچپن میں ہی قرآن حفظ کر لیا اور ابتدائی تعلیم اپنے گھر پر ہی حاصل کی۔ سولہ سال کی عمر میں وہ قاہرہ کے دارالعلوم میں داخل ہوئے جہاں سے انہوں نے 1927ء میں سند حاصل کی۔

اخوان المسلمون کا قیام:
دیہاتی علاقوں کی نسبت شہروں میں اخلاقی انحطاط زیادہ ہوتا ہے، قاہرہ کی بھی یہی صورت تھی۔ حسن البنا جب اپنے قصبے سے قاہرہ پہنچے تو ان کی حساس طبیعت پر شہر کے غیر اسلامی رجحانات نے گہرا اثر کیا۔ انہوں نے دیکھا کہ مصر کو یورپ کا حصہ بنایا جا رہا ہے اور فرعون کے دور کی طرف پلٹنے کی دعوت دی جا رہی ہے۔ انہوں نے یہ بھی محسوس کیا کہ علماء اگرچہ غیر اسلامی نظریات کے خلاف وعظ و نصیحت تو کرتے رہتے ہیں لیکن ان برائیوں کو ختم کرنے کے لیے کوئی تحریک موجود نہیں تو انہوں نے 1928ء میں شہر اسماعیلیہ میں، جہاں وہ تعلیمی سند حاصل کرنے کے بعد استاد مقرر ہو گئے تھے، اخوان المسلمون کے نام سے ایک تنظیم کی بنیاد ڈالی۔ 1933ء میں اخوان کا صدر دفتر اسماعیلیہ سے قاہرہ منتقل کر دیا گیا۔

تحریکی زندگی:
حسن البنا نے اعلان کیا کہ اسلام کا پیغام عالمگیر ہے اور یہ ایک مکمل نظام زندگی ہے۔ اخوان المسلمون کی تنظیم کے ذریعے انہوں نے اپنے اس نصب العین کو عملی جامہ پہنانے کا کام شروع کر دیا۔ جلد ہی مصر کے طول و عرض میں اخوان المسلمون کی شاخیں قائم کر دی گئیں۔ طلبہ اور مزدوروں کو منظم کیا گیا اور عورتوں کی تنظیم کے لیے "اخوات المسلمین" کے نام سے علاحدہ شعبہ قائم کیا گیا۔ اخوان نے مدرسے بھی قائم کیے اور رفاہ عامہ کے کاموں میں بھی حصہ لیا۔ انہوں نے ایک ایسا نظام تربیت قائم کیا جس کے تحت اخوان کے کارکن بہترین قسم کے مسلمان بن سکیں۔

مطالبہ نفاذ قوانین اسلامی:
حسن البنا نے اسلامی حکومت کے قیام اور اسلامی قوانین کے نفاذ کا مطالبہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ 50 سال سے مصر میں غیر اسلامی آئین آزمائے جا رہے ہیں اور وہ سخت ناکام ہوئے ہیں لہذا اب اسلامی شریعت کا تجربہ کیا جانا چاہیے۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ مصر کے موجودہ دستور اور قانون کے ماخذ کتاب و سنت نہیں بلکہ یورپ کے ممالک کے دستور اور قوانین ہیں جو اسلام سے متصادم ہیں۔ حسن البنا نے مصریوں میں جہاد کی روح بھی پھونکی اور اس موضوع پر ایک مستقل رسالہ لکھا۔

اخوان اور ذرائع ابلاغ:
اخوان نے اخبار اور رسالوں کی طرف بھی توجہ دی۔ 1935ء میں رشید رضا کے انتقال کے بعد حسن البنا نے ان کے رسالے "المنار" کی ادارت سنبھال لی۔ اخوان نے خود بھی ایک روزنامہ، ایک ہفت روزہ اور ایک ماہنامہ جاری کیا۔ روزنامہ اخوان المسلمون مصر کے صف اول کے اخبارات میں شمار ہوتا تھا۔ ان مطبوعات اور چھوٹے چھوٹے کتابوں کے ذریعے اخوان نے اپنے اغراض و مقاصد کی پرزور تبلیغ کی اور بتایا کہ اسلام کس طرح زندگی کے مختلف شعبہ جات میں دنیا کی رہنمائی کر سکتا ہے۔

اخوان اور دور ابتلاء:
دوسری جنگ عظیم کے آغاز تک اخوان کی دعوت مشرق کے بیشتر عرب ممالک میں جڑ پکڑ چکی تھی لیکن اخوان کا سب سے مضبوط مرکز مصر ہی تھا۔ جنگ کے بعد اخوان نے عوامی پیمانے پر سیاسی مسائل میں حصہ لینا شروع کیا۔ انہوں نے 1948ء میں فلسطین سے برطانیہ کے انخلاء کے بعد جہاد فلسطین میں عملی حصہ لیا اور اخوان رضاکاروں نے سرکاری افواج کے مقابلے میں زیادہ شجاعت کا مظاہرہ کیا۔ اس کے علاوہ دوران جنگ انگریزوں نے آزادی مصر کا جو اعلان کیا تھا اسے اخوان نے فوری طور پر پورا کرنے کا مطالبہ کیا۔ اس سے اخوان کی مقبولیت میں بے انتہا اضافہ ہوا، اور دو سال کے اندر اندر اخوان کے ارکان کی تعداد پانچ لاکھ تک پہنچ گئی۔ ہمدردوں کی تعداد اس سے دوگنی تھی۔ اخوان کی روز بروز مقبولیت سے ایک طرف شاہ فاروق اول کو خطرہ محسوس ہونے لگا تو دوسری طرف برطانیہ نے مصر پر دباؤ ڈالنا شروع کیا کہ اخوان پر پابندی لگائی جائے چنانچہ 9 دسمبر 1948ء کو مصر کے وزیر اعظم نقراشی پاشا نے اخوان المسلمون کو خلاف قانون قرار دے دیا اور کئی ہزار اخوان کارکنوں کو گرفتار کرنے کا حکم دیا جسے پوری طرح عمل میں لایا گیا۔

شہادت:
28 دسمبر 1948ء میں نقراشی پاشا کو قتل کیا گیا اور حکومت اس قتل کا ذمہ دار اخوان المسلمون ٹھہراتے ہوئے انتقامی کاروائی کا منصوبہ بنایا، حسن البنا کو آخر تک گرفتار نہیں کیا گیا اور بالآخر 12 فروری 1949ء کی شب قاہرہ میں اس تنظیم رہنما کو ایک سازش کے تحت رات کی تاریکی میں گولی مار کر شہید کر دیا گیا۔ شہادت کے وقت ان کی عمر صرف 43 سال تھی۔

حسن البنا مرنے سے قبل اپنے قاتل کی گاڑی کا نمبر نوٹ کر چکے تھے اور اپنے ساتھیوں کو بتایا تھا کہ قاتل کی گاڑی کا نمبر 9979 ہے۔ حسن البنا کے قتل کے مقدمے کی تفتیش میں یہ بات سامنے آئی ہے کہ 9979 نمبر پلیٹ کی گاڑی "سی آئی ڈی" جنرل ڈائریکٹر محمود عبدالمجید کی ہے جو وزارت داخلہ کے ماتحت ہیں۔

جنازہ اور تدفین:
حسن البنا کے والد اپنے بیٹے کے جنازہ اور تدفین کے بارے میں کہتے ہیں "مجھے جب اپنے بیٹے کی موت کی اطلاعات دی گئی تو حکام مجھے نعش دینے کیلئے ایک شرط رکھی کہ میں اپنے بیٹے کی تدفین صبح کے وقت بغیر کسی کے موجودگی میں کر دوں اور اگر میں یہ شرط نہیں مانتا تو وہ میرے بیٹے خود ہی دفن کر دینگے۔ چنانچہ اپنے بیٹے کا آخری دیدار کرنے کیلئے میں نے حکام شرط مان لی اور فجر کے وقت بھاری پولیس نفری میں میرے لخت جگر کی نعش کو گھر کڑی نگرانی کا ساتھ لایا گیا، میرے سوا کسی کو اجازت نہیں تھی کہ وہ نعش کے قریب جائے، بیٹے کی غسل اور تکفین کے بعد مسئلہ پیش آیا کہ میری ساتھ بیٹے کا جنازہ کون اٹھائیگا لہذا میں نے پاس کھڑے آفیسر سے درخواست کی کہ کچھ افراد کو میرے ساتھ جنازہ اٹھانے کی اجازت دی جائیں کیوں کہ گھر پر میرے سوا کوئی دوسرا مرد موجود نہیں صرف خواتین ہیں، آفیسر نے میری گزارش کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ جنازہ خواتین ہی اٹھائیں۔

پس پھر جنازہ خواتین کی کاندھوں پر ہی نکالا اور قبرستان جانے والے راستے پر پولیس کی بھاری نفری متعین تھی جو کسی بھی شخص کو آگے نہیں آنے دے رہے تھے۔ جب جنازہ مسجد پہنچا تو مسجد بالکل خالی تھی کیوں کہ پولیس والوں پہلے سے ہی مسجد خالی کرا دی تھی، اور یوں میں نے خود اپنے بیٹے کی نماز جنازہ پڑھی اور پھر تدفین کی۔ گھر لوٹنے پر کسی بھی شخص کو اجازت نہیں تھی کہ ہمارے گھر آ کر افسوس کرے جو کوئی آنے کی کوشش کرتا حکام اسے گرفتار کر لیتے"۔

ولی محمد میر محمود آبادی داعی اجل کو لبیک کہہ گئے

مرحوم نے کئی اسلامی کتابوں کا ترجمہ انجام دیا اور زندگی کا بیشتر وقت معارف اہلبیتؑ کی اشاعت میں صرف کیا

تحریر :امتیاز حسین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

انا للہ وانا الیہ راجعون

ریاست جموں و کشمیر کے گرمائی دار الحکومت سرینگر سے 12 کلومیٹر کی دوری پر واقع ضلع بڈگام کے علاقہ ٹنگن کے بزرگ علمی شخصیت ولی محمد میر محمود آبادی داعی اجل کو لبیک کہہ گئے۔ مرحوم کے زندگی نامہ کو اگر بیان کیا جائے تو ایک مفصل تحریر تیار کرنی مطلوب ہے جس کیلئے ایک خاص وقت درکار ہوگا تاہم مختصر وقت میں اس مقالہ کے ذریعہ کوشش کریں گے مرحوم کے زندگی نامہ پر طائرانہ نظر ڈالیں۔ مرحوم 1938ء کو رکھ شالہ ٹنگن ضلع بڈگام میں پیدا ہوئے۔ انہوں نے اپنا تخلص محمود آبادی رکھا تھا کیونکہ ان کے والد نے ٹنگن سے دو کلومیٹر کی دوری پر ایک میدان خاردار کو ایک باغ میں تبدیل کرکے وہاں رہائش اختیار کی تھی۔ مرحوم کے والد نے چوتھی جماعت تک تعلیم حاصل کی تھی لیکن کشمیری زبان سمیت اردو اور فارسی پر عبور حاصل ہونے کے سبب دقیق فارسی کتب کا مطالعہ کیا کرتے تھے۔ ان کے والد محترم ایک روحانی طبیب بھی تھے جنہوں نے ہزاروں مریضوں کا کشمیر اور بیرون کشمیر معالجہ کیا تھا۔ اس کا ذکر خود مرحوم نے اپنے والد کی سوانح عمری میں لکھا ہے۔

خود مرحوم نے اپنے ہی گاؤں میں اس زمانہ میں تعلیم حاصل کی جب علاقہ میں کوئی اسکول یا مدرسہ موجود نہ تھا حتی دیگر علاقہ جات سے لوگ ٹنگن یا پانپور پڑھنے کے لیے جاتے تھے۔ مرحوم نے اپنے والد سے جوانمردی، صبر و استقامت، دینداری، امانت داری، عفو و درگذر بھی وراثت میں لی۔ شاید والدین کی پاکیزگی اور طہارت ہی سبب بنی کہ جناب نے معارف اہلبیتؑ کو تشہیر کرنے کا عزم و ارادہ اپنے والد ہی کی زندگی میں کیا۔ موصوف اظہار تاسف کرکے فرماتے ہیں کہ وہ اس کام کو اپنے والد کی زندگی میں نہ کر سکے۔ معارف اہلبیتؑ کی اشاعت کرکے عوام میں مفت تقسیم کرنا ان کا دیرینہ عادت رہی۔

آزادی ہندوستان کے دوران کشمیر کے حالات کے چشم دید گواہ تھے۔ الحاق کشمیر، افغان قبائل کا حملہ کشمیر پر، بیگاری، بادشاہی دور، تحریک آزادی کشمیر وغیرہ، کشمیری مظلومیت اور کشمیری عوام کا پاکستان کے تئیں جذبہ محبت کا اظہار ان الفاظ میں کیا۔ آزادی کشمیر کی راہ میں جدوجہد کرنے والوں اور کشمیر کے بزرگوں نے وصیت کی تھی کہ جب کشمیر آزاد ہو جائے تو ہماری قبروں پر پاکستان کا پرچم گاڑ دیا جائے۔

موصوف زاہدانہ زندگی گذار رہے تھے اور شہرت سے پرہیز کیا تھا لیکن پھر بھی کشمیر میں بحیثیت ادیب و خطاط معروف تھے۔ جناب نے اپنی خداداد صلاحیتوں کو اسلام کی راہ میں بقدر توانا استعمال کیا۔ علماء کے احترام کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے ان کی راہ و روش کو اپنایا۔

مرحوم ولی محمد میر اپنے علاقہ اور علمی طبقہ میں بحیثیت روحانی طبیب، مؤلف، مصنف، مترجم، ادیب و خطاط مشہور تھے۔ اس دور میں جبکہ عاری و جادوگر لوگوں کو اپنی ہوس اور بیہودہ باتوں کا شکار کیا کرتے ہیں موصوف نے معارف اہلبیت علیہم السلام سے استفادہ کرکے ان شیطانی افراد کا مقابلہ کیا اور لوگوں کی پریشانیوں کا علاج کیا۔ موصوف نے تقریباً 1973 کے بعد سے لکھنا شروع کیا۔ جس میں اپنے والد گرامی کی مختصر سوانح، اپنے بیٹے کے غم میں کتابچہ، محمود آباد کا پس منظر وغیرہ شامل ہیں۔

موصوف نے 90 کی دہائی میں لوگوں کے سامنے امام حسینؑ کے خطبات کا مجموعہ کشمیری زبان میں بنام بلاغت الحسینؑ، امام علیؑ کے کلمات قصار کا مجموعہ بنام باب المختار، امام علیؑ کا وصیت نامہ امام حسنؑ اور امام حسینؑ کے نام، امام علیؑ کا خط مالک اشتر کے نام (دستور حکومت) کو عوام کے استفادہ کے لیے آمادہ کیا۔

انہوں نے جن کتب کا ترجمہ کیا ان میں سے قابل ذکر کتاب نہج البلاغہ کلام امیر المومنینؑ ہیں۔ جس کا مکمل ترجمہ ان کی دیرینہ خواہش تھی۔ اور خداوند عزوجل کی توفیق سے اس کو پایہ تکمیل تک پہنچایا۔

انہوں نے بیشتر عمر کلچرل اکادمی آف آرٹ، کلچر اینڈ لنگویجز جموں کشمیر میں صرف کی۔ جہاں ان کو خطاطی میں وادی کے ایک معروف خطاط ہونے کی اعزازی سند سے نوازا گیا۔ ولی دار الکتابت نیز ریحان پبلیکیشنز کے تحت اس نام سے کتب کو چھاپ کیا گیا ہے۔ موصوف نے اپنے خانے کو اہلبیتؑ کے اقوال سے مزین کیا تھا اور اقوال کو مختلف ڈیزائین میں خطاطی کی تھی۔ وہ ہفتہ نامہ "میراث" جو کہ ایک کشمیری اخبار ہے کے ایسوسی ایٹ ایڈیٹر بھی تھے۔ قابل ذکر بات ہے کہ مراثی کا جتنا بھی لٹریچر ہے جناب نے ان کی خطاطی کا شرف حاصل کیا ہے۔ موصوف آغا خاندان اور عباس انصاری صاحب کے مجلہ جات کی کتابت انجام دیا کرتے تھے۔

ان کی کتب جن کا ترجمہ کیا ہے / مولف یا جن کو ترتیب دے کر چھاپ کرایا ہے: 1۔ نہج البلاغہ (کامل)۔ 2۔ باب المختار (کلمات قصار کا مجموعہ) 2 جلد۔ 3۔ وصیت نامہ امام علیؑ۔ 4۔ دستور حکومت (مالک اشتر نخعی کے نام امام علیؑ کا خط از علامہ تقی صاحب)۔ 4۔ میلہ وزہ مت کرو کو یاد (مٹی میں ملے ہوؤں کو یاد کرو)۔ 5۔ بلاغت الحسینؑ۔ 6۔ سفرنامہ ایران و عراق (جس میں سیاسی، سماجی اور اقتصادی حالات کو مختصراً بیان کیا ہے)۔ 7۔ قرآنی آیات و احادیث سے مراثی کامل۔ 8۔ الفرصت تمر مر السحاب وغیرہ

خداوند متعال ہمیں علمائے کرام اور علمی شخصیت کی صلاحیتوں سے استفادہ کرنے کی توفیق سے نوازے اور تمام مومنین کو جنت میں جگہ نصیب فرمائے۔

مشکل حالات میں صبر و استقامت بہترین ہتھیار: میرواعظ

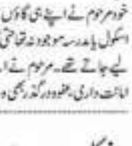

سرینگر// کل جماعتی حریت کانفرنس کے چیرمین میرواعظ ڈاکٹر مولوی محمد عمر فاروق نے مشکل ترین حالات میں صبر و استقامت کو کامیابی و کامرانی کا ناگزیر تقاضا قرار دیتے ہوئے ملت کشمیر پر زور دیا ہے کہ ایک ایسے وقت میں جب پوری قوم تاریخ کے مشکل اور صبر آزما دور سے گذر رہی ہے، ظلم و زیادتی کا دور دورہ ہے، ہر روز ہلاکتیں ہو رہی ہیں اور بے بس عوام کو غیر انسانی حربوں کا سامنا ہے ایسے حالات میں اللہ کی طرف رجوع کرکے اس ذات واحد کی مدد و اعانت کے ذریعہ ہی مصائب و آلام سے چھٹکارا ممکن ہو سکتا ہے۔ "ولایت ٹائمز" کو موصولہ بیان کے مطابق مرکزی جامع مسجد سرینگر میں نماز جمعہ سے قبل اپنے خطبہ جمعہ میں قوم کو درپیش ناگفتہ بہ حالات، مسائل و مشکلات اور آلام و مصائب پر گہری فکر و تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ہمارے جملہ مسائل کا حل صرف اور صرف دین اسلام کی عظیم تعلیمات پر صدق دل سے عمل آوری اور مصائب و مشکلات پر ثابت قدمی سے ہی ممکن ہو سکتا ہے۔

ولایت فقیہ کے دفاع کیلئے اپنی جان دیں گے اور رہبر معظم کی توہین برداشت نہیں کریں گے: مولانا قمی

سرینگر// جی وان ولایت جموں و کشمیر نے ہندوستان میں مقیم سیف عباس کے توہین آمیز بیان پر شدید برہمی کا اظہار کیا ہے۔ "ولایت ٹائمز" کو موصولہ بیان میں جی وان کے سربراہ مولانا سید محمد شبیر قمی نے کہا کہ ایسے زرخرید صفت افراد صیہونیت و استعماریت کا دل جیتنے کیلئے اس طرح کی بے ہودہ حرکتیں انجام دے رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ولایت فقیہ ایک ایسا نظام ہے جس نے تمام طاغوتی طاقتوں کو لرزہ براندام کیا ہے اور انہوں نے اس نظام کو بگاڑنے کیلئے ناکام کوششوں کو جاری رکھا ہے جس کی تازہ مثال سیف عباس نامی انسان ہے۔ مولانا قمی نے کہا کہ MI6 کو پوری طرح ولایت فقیہ کے خلاف میدان میں اتارا گیا ہے اور یہ مذموم ایجنسی دشمنان اسلام کی گندی چال پر چل کر اسلام اور اسلامی رہنماؤں کے خلاف زبان درازی کر رہے ہیں۔ مولانا قمی نے کہا کہ ولایت فقیہ کے مضبوط قلعے کو شیرازی چیلے کبھی نہیں بگاڑ سکتے ہیں بلکہ یہ مضبوط اور مستحکم نظام رہبر عظیم الشان کی قیادت میں ترقی کے منازل تیزی کے ساتھ طے کر رہا ہے۔ مولانا قمی نے کہا کہ سیف عباس کا رہبر معظم کے تئیں گستاخانہ بیان ناقابل برداشت اور قابل تشویش ہے۔ انہوں نے کہا کہ ولایت کے تئیں ہم اپنی جان قربان کرنے سے دریغ نہیں کریں گے اور رہبر کی شان میں گستاخی کرنے والے بدزبانوں کی زبانیں لگام دی جائیں گی۔ مولانا نے قوم سے اپیل کی کہ وہ ایسے زرخرید ایجنٹوں کو بے نقاب کریں تاکہ دوبارہ کوئی ایسی ناپاک حرکت انجام نہ دیں سکیں۔ انہوں نے سیف عباس کو معافی مانگنے پر زور دیا اور بصورت دیگر بدن سے اسلامی لبادہ اتارنے کا مشورہ دیا۔

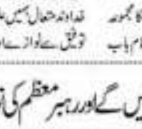

نظام ولایت فقیہ کو ختم اور کمزور کرنے کا دشمن کا ناپاک خواب کبھی پورا نہیں ہوگا

ہندوستان کے شہر لکھنؤ کے چھوٹے امام باڑہ میں عظیم الشان کانفرنس منعقد، علمائے کرام اور عوام کی خاصی تعداد نے شرکت کی،مقام معظم رہبری کے دشمنوں سے برائت کا اعلان اور برطانوی ایجنسی MI6 کی جانب سے حمایت یافتہ شیعہ گروہوں کے فتنوں کی سخت الفاظ میں مذمت

لکھنو/ولایت ٹائمز ڈیسک

ہندوستان کی مختلف دینی تنظیموں اور اداروں جانب سے "رہبر انقلاب آیت اللہ العظمیٰ خامنہ ای مدظلہ العالی کی شخصیت اور کارنامے" کے عنوان سے چھوٹے امام باڑہ لکھنؤ میں منعقدہ عظیم الشان جلسہ میں علمائے کرام نے یکجا ہوکر نظام ولایت فقیہ اور مرجعیت کو اسلام کی طاقت قرار دیا۔ "ولایت ٹائمز" کو موصولہ بیان کے مطابق ہندوستان کے شہر لکھنؤ میں واقعہ مشہور چھوٹا امام باڑہ میں ہزاروں کی تعداد میں عوام اور علمائے کرام و دانشوروں کی ایک خاصی تعداد نے شرکت کی اور ولی فقیہ امام خامنہ ای کی اطاعت اور وابستگی کے تجدید عہد کا اعلان کیا۔ کانفرنس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے کیا گیا جو مولانا باقر رضا نے انجام دی۔ جلسہ کی نظامت کے فرائض مولانا مراد رضا نے انجام دیا اور افتتاحی تقریب میں مولانا منظر صادق نے اسلام میں سیاست کی اہمیت اور رہبر انقلاب کی ۳۰ سالہ کامیاب فقیہانہ حکومت پر روشنی ڈالتے ہوئے دشمنان نظام سے سوال کیا کہ آخر کیا وجہ ہے کہ ۳۰ سال بعد آپ کو ولی فقیہ کی حکومت غلط لگنے لگی؟ انہوں نے کہا کہ درحقیقت دشمن ہر جگہ سے ہار چکا ہے اس لیے ہماری صفوں میں انتشار پیدا کر کے کامیاب ہونے کی کوشش کر رہا ہے۔ مولانا صفدر حسین جونپوری نے ولی فقیہ کے دشمنوں کو متنبہ کرتے ہوئے کہا کہ جو ولایت کے راستے کی مخالفت کرے گا یہ علما اور یہ اجتماع اس کا منہ توڑ جواب دیں گے۔ ناظم جلسہ نے امیر العلماء مولانا حمید الحسن قبلہ کے بیانیہ کی قرائت کی گئی جس میں انہوں نے کہا کہ رہبر انقلاب کی شان میں جسارت کرنے والوں کو توبہ کر لینا چاہیے ورنہ دشمن اسلام اس سے صریح فائدہ اٹھائے گا۔ مولانا جابر جوراسی نے واضح طور کہا کہ یہ دشمنی، پیسے ہی کا کھیل ہے لیکن یہ کھیل کہاں سے ہے یہ دیکھنا چاہیے۔ جب چور چوری کر کے بھاگتا ہے تو خود چور چور چلانے لگتا ہے تاکہ بھیڑ میں چھپ جائے۔ دہلی سے تشریف لائے عالم مولانا سید محمد عسکری نے اپنے خطاب میں زور دیکر رہبر انقلاب کی شخصیت کے پوشیدہ گوشوں کو اجاگر کیا۔ انہوں نے کہا کہ ۱۸ سال کے سن میں انہیں ان کے استاد نے اجازہ روایت اور اجازہ اجتہاد عطا کر دیا تھا۔ آپ جامع علوم ہیں۔ مقام معظم رہبری چھ بار قید خانے میں پابند سلاسل رہے اور مختلف فتنوں کا سامنا کیا۔ قائد انقلاب امام خمینی نے حضرت آیت اللہ العظمیٰ سید علی خامنہ ای کے سلسلے میں فرمایا کہ جب آقای خامنہ ای تم لوگوں کے درمیان ہیں تو مستقبل میں کوئی مشکل پیش نہیں آئے گی۔ آیت اللہ فاضل لنکرانی، آیت اللہ مشکینی، آیت اللہ جوادی آملی اور دیگر معروف فقہا نے آپ کی علمی شان کو اجاگر کیا۔ "۸۸ عادل فقہا پر مشتمل مجلس خبرگان نے آپ کو اکثریت کے ساتھ ولی فقیہ منتخب کیا اور آپ کے مسلسل انکار کے بعد فقہا کی کمیٹی نے یہ فیصلہ سنایا کہ یہ آپ کا حق نہیں ہے کہ آپ لینے سے انکار کر دیں بلکہ یہ آپ پر فرض ہے جسے قبول کرنا آپ پر واجب ہے"۔ آیت اللہ خامنہ ای کی شجاعت، ہمت اور جرات ایسی مشہور ہے کہ دشمن آپ کے نام سے ڈرتا ہے۔ اگر ایران آج ٹیکنالوجی، علمی، اقتصادی، سماجی اور دیگر میدان میں عالی مقام پر فائز ہے تو ولی فقیہ کی مدیریت اور نظارت کا کردار شامل حال ہے۔ مولانا سید ڈاکٹر کلب صادق نقوی نے نہایت مختصر تقریر کہا کہ اصل بات یہ ہے کہ لوگ آیت اللہ خامنہ ای کو پہچانتے نہیں ہیں۔ انکی مخالفت کا اصل سبب جہالت ہے۔ آج اس پروگرام سے انکی شخصیت کو متعارف کرانے کی اچھی ابتدا ہوئی ہے۔ عدو شود سبب خیر گر خدا خواہد۔ مجھے بہت تکلیف ہوئی اس لیے میں نے یہ قدم اٹھایا۔ میں نے بہت قریب سے آیت اللہ خامنہ ای کو دیکھا ہے۔ وہ فقیرانہ غذا کھاتے ہیں۔ اقوام متحدہ میں ولی فقیہ کی دلیرانہ تقریر میں نے اپنے کانوں سے سنی ہے۔ مسئلہ یہ ہے کہ اگر آپ لوگ آپس میں لڑ گئے تو جو دشمن چاہتا ہے اس میں کامیاب ہو جائے گا۔ اصل مسئلہ یہ ہے کہ لوگوں کو سمجھایئے۔ جو تکلیف مجھے پہنچی تھی اس کا آج اس پروگرام کے ذریعہ بہت حد تک ازالہ ہو گیا۔ آخر میں صدر جلسہ اور مجلس علماء ہند کے جنرل سکریٹری مولانا کلب جواد نقوی نے کہا کہ لکھنؤ کو سازشوں کا گڑھ بنا دیا گیا ہے۔ اس لکھنؤ میں سعودی عرب اور اسرائیل کے افراد آکر سازشیں انجام دیتے ہیں اور اس کا عنوان ہوتا ہے کہ اگر کسی دن ایران پر حملہ ہوا تو لکھنؤ کے شیعوں کا ردعمل کیا ہوگا۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ دشمن کی نگاہ میں لکھنؤ کو خاص اہمیت حاصل ہے۔ دوسروں کو منتشر کہنے والے جب میدان جنگ کی بات آتی ہے تو وہاں منتشر ہو جاتے ہیں، اور جن پر منتشر ہونے کا الزام عائد کرتے ہیں وہی ایرانی قوم اور حزب اللہ کے مجاہد مقدسات کی حفاظت کے لئے جان کی قربانیاں دیتے نظر آتے ہیں۔ سامراجی طاقتیں ایران کے نظام اسلامی کو کبھی ختم نہیں کر سکتا۔ یہ اس وقت بھی ممکن نہ ہو سکا جب ایران کی پارلیمنٹ کو بم دھماکے سے اڑا دیا گیا جس میں صدر اور وزیر اعظم بھی شہید ہو گئے۔ اس کا اصل سبب یہ ہے کہ وہاں کی عوام اور علماء ولی فقیہ کے شانہ بہ شانہ کھڑے ہیں۔ پروگرام کے نظام اور کنوینر مولانا مرزا رضا نے نظامت کے فرائض انجام دیتے ہوئے وقفہ وقفہ سے ولایت فقیہ کے مفہوم و معانی پر روشنی ڈالی اور کہا کہ ولایت اگر زید کے ساتھ جڑ جائے تو اس کا معنی حکومت ہے اور اگر ولایت زید کے ساتھ جڑ جائے تو اس کا مطلب حکومت اور قدرت کو استعمال کرنا ہے۔ ولایت فقیہ یعنی اسلامی حکومت کے حاکم کے خصوصیات و شرائط۔ جب یہ کہا جاتا ہے کہ فقیہ کی ولایت مثل رسول خدا کی ولایت ہے تو اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ فقیہ امام معصوم کی جگہ پر کوئی نیا معصوم ہو گیا بلکہ امام معصوم اور پیغمبر اکرم کے مختلف منصب ہیں جن میں پیغمبر پر وحی نازل ہونا وحی کو بیان کرنا، عصمت، لڑائی جھگڑے ختم کرانا اور حکومت کرنا۔ امام پر وحی نازل نہیں ہوتی بقیہ سارے منصب موجود ہیں۔ فقیہ کو حکومت اور لڑائی جھگڑے ختم کرانے کا منصب معصوم نے عطا کیا ہے پس یہ سوال خود بخود ختم ہو گیا کہ علی کی ولایت مانیں یا فقیہ کی۔ دونوں ایک ہی چیز ہے۔ کانفرنس کے آخر 9 نکاتی قرارداد پاس کی گئی جس میں علما اور عوام نے یکجا ہو کر ولی فقیہ کو اسلامی حاکم اور موجودہ دور میں نعمت قرار دیکر ہر محاذ پر دفاع کرنے کا اعلان کیا۔ (۱) رہبر انقلاب آیت اللہ العظمیٰ خامنہ ای اور نظام ولایت کی اجتماع میں موجود تمام علما اور حاضرین بھرپور تائید اور حمایت کا اعلان کرتے ہیں۔ (۲) رہبر انقلاب آیت اللہ العظمیٰ خامنہ ای اور نظام ولایت کے خلاف ہر طرح کی سازش اور گستاخی کی بھرپور مذمت کرتے ہیں۔ (۳) لندن کی خفیہ ایجنسی MI6 کے ہاتھوں اپنے ضمیر کا سودا کرنے والے نام نہاد شیعہ چاہے وہ کسی بھی شکل، لباس یا علاقے میں ہوں عوام کو ان کی سازشوں اور تخریبی منصوبہ بندیوں سے مسلسل آگاہ رہتے ہوئے دوری اختیار کرنا نہایت ضروری ہے۔ (۴) امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام کے ارشاد کے مطابق افراد کے ذریعہ حق و باطل کی تشخیص کے بجائے خود کو حق کو افراد کی شناخت کا ذریعہ بنایا جائے۔ (۵) بقول رہبر انقلاب آیت اللہ العظمیٰ خامنہ ای لندنی شیعیت اور امریکی سنیت کے باطل افکار کو سمجھنے کے لیے حق و باطل کے معیار کی پرکھ ضروری ہے۔ (۶) مسلمانوں اور اپنی صفوں کے درمیان اتحاد دین اسلام کا بنیادی پیغام اور دور حاضر کی شدید ترین ضرورت ہے اور کسی بھی شکل میں اس کی مخالفت باطل کو تقویت پہنچاتا ہے۔ (۷) عالمی سامراج خصوصاً سعودی یہودی اتحاد کے ہاتھوں ظلم و ستم کا شکار ہونے والے مظلوموں کی حمایت کرتے ہوئے ہم ان ظالموں سے اپنے بیزاری کا اعلان کرتے ہیں۔ (۸) لندنی شیعیت کے آلہ کار یاسر حبیب، اللہ یاری، توحیدی، مجتبیٰ شیرازی اور حسین شیرازی جیسے دین فروش افراد سے ہم لوگ اپنی برائت کا اعلان کرتے ہیں۔ (۹) یہ اجتماع علمائے کرام سے اپیل کرتا ہے کہ مشکوک عناصر کی نقاب کشائی کرنے میں کسی بھی قسم کی مصلحت اور رواداری کو راہ نہ دیں۔ اس پروگرام میں کثیر تعداد میں علمائے کرام نے شرکت کی اور مختلف تنظیموں کے تعاون سے یہ پروگرام منعقد ہوا جن میں مجلس علمائے ہند، نور ہدایت فاؤنڈیشن، امام زمانہ ٹرسٹ، انجمن ام الائمہ تعلیمی و فلاحی ٹرسٹ، ادارہ اصلاح، ادارہ مقصد حسینی، وحدت ایجوکیشن، المومل مجرال فاؤنڈیشن، طہٰ فاؤنڈیشن، مدرسہ سلطان المدارس، حوزہ علمیہ غفرانمآب، الحرا کالج، وثیقہ عربی کالج فیض آباد، جامع الزہرا متقی گنج، معین الحیات ٹرسٹ، بدنی مشن، ادارہ وجہیات، ادارہ ریاض القرآن، مجلس علماء و خطبا امامیہ بہار، جامعہ حیدریہ خیرآباد، جامعہ المصطفیٰ الامامیہ سیتاپور، اسلامک ٹورس اینڈ ٹراولس، حسینیہ بیت الحزن وارانسی، مدرسہ انوار العلوم الہ آباد، جامعہ امام جعفر صادق جونپور، جامعہ بنت الہدیٰ جونپور، ولی عصر اکیڈمی، ادارہ القائم فیض آباد، ابلاغ آرگنائزیشن علی پور کرناٹک، تنظیم حیدری لکھنؤ قابل ذکر ہیں۔

جموں کشمیر میں خون خرابے کو روکنے کیلئے مذاکرات کی شروعات وقت کی اہم ضرورت: وزیر اعلیٰ

بالاکوٹ/ وزیراعلیٰ محبوبہ مفتی بالاکوٹ اور گلی کا دورہ کر کے اس کنبے کے ساتھ تعزیت اور ہمدردی کا اظہار کیا جس کے پانچ افراد کل سرحد پار کی شیلنگ کی وجہ سے جاں بحق ہوئے تھے۔ وزیراعلیٰ نے مارے گئے افراد کے لواحقین کو 25 لاکھ روپے کے چیک عطا کئے۔ نائب وزیراعلیٰ ڈاکٹر نرمل سنگھ، مال اور باز آبادکاری کے وزیر جاوید مصطفیٰ میر، ارکان قانون سازیہ شاہ محمد تانترے، چوہدری قمر اور پشپال شرما بھی وزیراعلیٰ کے ہمراہ تھے۔ محبوبہ مفتی نے کنبے کی دو بیٹیوں جو کل ہی شیلنگ کی وجہ سے زخمی ہوئی تھیں کے تعلیمی اخراجات کو پورا کرنے کے لئے فی کس تین لاکھ روپے کے چیک پیش کئے۔ وزیراعلیٰ نے ان دو لڑکیوں کے علاج و معالجہ کا خرچہ برداشت کرنے کا بھی اعلان کیا۔ انہوں نے اس کنبے کو سہارا دینے کے لئے مارے گئے شخص کے بھائی کو نوکری دلانے کا بھی یقین دلایا۔ وزیراعلیٰ نے بالاکوٹ علاقے میں 15 کمیونٹی بنکر تعمیر کرنے اور علاقے میں مقامی لوگوں کی مدد کے لئے ایک بنکر گاڑی مہیا رکھنے کا بھی اعلان کیا۔ وزیراعلیٰ نے علاقے میں ایک ٹراما ہسپتال سمیت طبی سہولیات اور سڑک رابطوں کو مستحکم کرنے کا بھی اعلان کیا۔ چیف سیکرٹری بی بی ویاس، پرنسپل سیکرٹری برائے وزیراعلیٰ روہت کنسل، صوبائی کمشنر جموں ہیمنت شرما، آئی جی پی جموں زون ڈاکٹر ایس ڈی ایس جموال، فوج اور پونچھ ضلع انتظامیہ کے کئی اعلیٰ افسران بھی دورے کے دوران وزیراعلیٰ کے ہمراہ تھے۔ وزیراعلیٰ محبوبہ مفتی نے مذاکرات اور افہام و تفہیم کی ایک بار پھر اپیل کی ہے تاکہ ریاست کو خون خرابے کے دور اور سرحدوں پر مسلسل فائرنگ کے چنگل سے باہر نکالا جا سکے۔ آج اس کنبے جس کے پانچ افراد کل پاک فوج کی شیلنگ کی وجہ سے جاں بحق ہوئے تھے کے ساتھ تعزیت کا اظہار کرنے کے بعد لوگوں سے خطاب کرتے ہوئے وزیراعلیٰ نے کہا کہ یہ بدقسمتی کی بات ہے کہ ریاست کے سرحدی علاقوں خاص طور پر پونچھ، آر ایس پورہ، کٹھوعہ، اوڑی اور کرناہ کے لوگوں کو سرحد پار کی شیلنگ کا بھاری خمیازہ بھگتنا پڑتا ہے۔ وزیراعلیٰ نے وزیراعظم نریندر مودی سے اپیل کی کہ وہ جموں و کشمیر کو خون خرابے کے اس دور سے باہر نکالنے کے لئے پہل کریں تاکہ یہ لوگ پرامن اور معمول کی زندگی گزار سکیں۔ انہوں نے پاکستان کی قیادت سے بھی اپیل کی کہ وہ بھارت کے ساتھ پرامن مذاکرات کی اہمیت کو سمجھیں اور یہ بھی سمجھیں کہ ماضی میں جنگوں سے تباہی اور ہلاکتوں کے سوا کچھ بھی حاصل نہیں ہوا۔ نائب وزیراعلیٰ ڈاکٹر نرمل سنگھ، [illegible] امداد و باز آبادکاری کے وزیر جاوید مصطفیٰ میر ارکان قانون سازیہ شاہ محمد تانترے، چوہدری قمر اور پشپال شرما بھی اس موقعہ پر موجود تھے۔ وزیراعلیٰ نے سرحدوں پر ایک لمبی مدت تک جاری رہنے والے پرامن ماحول اور افہام و تفہیم کی فضا کی یاد دلائی۔ انہوں نے کہا کہ ریاست میں ملک کے اس وقت کے وزیراعظم اٹل بہاری واجپائی کے اشتراکی اقدامات کی بدولت یہ ماحول پیدا ہوا تھا۔ وزیراعلیٰ نے کہا کہ اسی طرح وزیراعظم نریندر مودی نے بھی لاہور کا دورہ کرنے کا بہادر قدم اٹھایا لیکن بدقسمتی سے پٹھان کوٹ جیسے واقعات سے یہ عمل کھٹائی میں پڑ گیا۔ انہوں نے کہا کہ جب انہوں نے پچھلی مرتبہ وزیراعظم کے ساتھ ملاقات کی تو انہوں نے وزیراعظم سے اپیل کی کہ وہ ایک بڑے بھائی کا رول ادا کر کے پاکستان کو پُرامن مذاکراتی عمل کے لئے آمادہ کر کے مشترکہ طور خطے میں غربت اور بے روزگاری کے خاتمے کے لئے کام کریں۔ محبوبہ مفتی نے وہاں موجود لوگوں کو یقین دلایا کہ وہ مسلسل اس بات کی وکالت کرتی رہیں گی کہ سرحدوں پر منافرت کا ماحول ختم ہونا چاہئے اور دونوں ملکوں کے درمیان خوشگوار حالات پیدا ہونے چاہئیں۔ انہوں نے کہا کہ مرحوم مفتی محمد سعید بھی اسی عمل کی پیروی کرتے تھے۔ انہوں نے کہا کہ اس عمل سے ریاست کے لوگوں بالخصوص پونچھ کے لوگوں کو ایک بڑی راحت نصیب ہوئی اور انہیں ایک پُرامن زندگی کا احساس ہوا۔ وزیراعلیٰ نے ملک کے بٹوارے کو بدقسمتی سے تعبیر کرتے ہوئے کہا کہ ریاست کے لوگ کبھی ایسا نہیں چاہتے تھے لیکن بدقسمتی سے انہیں اس کی قیمت چکانا پڑ رہی ہے۔ وزیراعلیٰ نے کل پیش آئے سرحد پار کی شیلنگ کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ان پانچ افراد کا کیا قصور تھا جنہیں اپنی جانوں سے ہاتھ دھونا پڑا؟ وزیراعلیٰ نے کہا کہ یہ بدقسمتی کی بات ہے کہ جب لوگ دوسری جگہوں پر بہتر سہولیات کا تقاضا کر رہے ہیں۔

ریاست کے تعلیمی اداروں کی خستہ حالی پر عوامی حلقوں میں تشویش

سرینگر/ تعلیمی اداروں کی خستہ حالی کے دوران اداروں میں بنیادی سہولیات کی عدم دستیابی کے باعث کنڈی اور دور دراز علاقوں میں رہنے والے بچے سکول جانے کے بجائے گھروں میں ہی رہنے کو ترجیح دے رہے ہیں۔ کرنٹ نیوز آف انڈیا کو وادی کشمیر کے دور دراز اور کنڈی علاقوں سے اس بارے میں جو تفصیلات موصول ہوئی ہیں ان کے مطابق شمالی اور جنوبی کشمیر کے علاوہ وسطی کشمیر کے کئی کنڈی علاقوں میں بنیادی پرائمری سطح کے سکولوں میں تدریسی عملے کی تعیناتی تو کی گئی ہے لیکن ان علاقوں میں ان پرائمری سکولوں کو جس عمارت میں قائم کیا گیا ہے ان کی حالت کچھ ٹھیک نہیں ہے۔ مختلف کنڈی علاقوں سے آمدہ اطلاعات کے مطابق گجر بکروال بستیوں میں جو پرائمری سطح کے سکول ہیں ان میں ضروری ساز و سامان کی زبردست کمی ہے۔ مقامی لوگوں کے مطابق یہاں کے پرائمری سطح کے سکولوں میں باقاعدگی کے ساتھ اساتذہ بھی ڈیوٹی نہیں دے رہے ہیں اور زیادہ تر اپنے گھریلو کام انجام دینے کیلئے گھروں میں رہنے کو ترجیح دے رہے ہیں۔ جنوبی کشمیر کے علاقوں کے سکولوں میں درس و تدریس اور بچوں کو فراہم کی جانے والی سہولیات کا فقدان ہے۔ اگرچہ اعلیٰ حکام کی طرف سے اس بات کا خوب ڈھنڈورا پیٹا جا رہا ہے کہ پرائمری سطح کے بچوں کو دوپہر کا کھانا اور غریب بچوں کو کتابیں اور وردیاں مفت فراہم کی جا رہی ہیں لیکن زمینی سطح پر ان ساری سہولیات کا کوئی نام و نشان نظر نہیں آ رہا ہے اور اسطرح سرکاری دعوے محض کاغذی گھوڑے ثابت ہو رہے ہیں۔ یہی حال شمالی کشمیر کے کپواڑہ میں بھی پرائمری سطح کے سرکاری سکولوں کی حالت جنوبی کشمیر کے دور دراز علاقوں کے سکولوں سے زیادہ مختلف نہیں۔ سرحدی علاقوں میں واقع پرائمری سطح کے سکولوں کی حالت زیادہ ہی خراب ہے۔ ان علاقوں کے سکولوں سے اساتذہ غیر حاضر رہتے ہیں۔ وادی کشمیر میں تقریباً پانچ لاکھ خانہ بدوش گجر بکروال قبیلوں کیلئے حکومت نے گشتی سکولوں کا قیام عمل میں لایا تھا لیکن ان سکولوں کا اب کہیں پر نام و نشان نظر نہیں آ رہا ہے۔

کامران یوسف طویل اسیری سے رہائی پانے کے بعد آبائی گھر پہنچ گیا

سرینگر/ فنڈنگ معاملے میں این آئی اے کے ہاتھوں گرفتار کئے گئے نوجوان فوٹو جرنلسٹ کامران یوسف نئی دہلی جیل سے چھ ماہ بعد رہا ہونے کے بعد جمعہ کو آبائی علاقہ نیاب پلوامہ پہنچے جہاں لوگوں کی بھاری تعداد نے اسے مبارکباد پیش کی۔ سی این آئی کے مطابق گزشتہ سال ماہ ستمبر میں این آئی اے کی طرف سے فنڈنگ معاملے میں گرفتار کئے گئے جنوبی ضلع پلوامہ سے تعلق رکھنے والے نوجوان فوٹو جرنلسٹ کامران یوسف چھ ماہ کی طویل اسیری کے بعد نئی دہلی کی جیل سے رہائی پانے کے بعد جمعہ کو اپنے آبائی علاقہ نیاب پلوامہ پہنچ گئے۔ معلوم ہوا ہے کہ کامران یوسف کی آبائی علاقہ میں پہنچ جانے کی خبر جیسے ہی پھیل گئی تو نیاب اور اس کے ملحقہ علاقوں سے لوگوں کی بھاری تعداد نے کامران کے آبائی گھر پہنچ کر اسکو مبارک باد پیش کی۔ ادھر کامران یوسف نے بھی رہائی پر خوشی اور مسرت کا اظہار کیا ہے۔ اسی دوران سید علی گیلانی نے نوجوان صحافی کامران یوسف کی رہائی پر اطمینان کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ بھارت کے قومی تحقیقاتی ایجنسی NIA کے ہاتھوں کسی بھی پیشہ سے تعلق رکھنے والے کشمیری باشندے کی گرفتاری کے بعد رہائی اسے نئی زندگی نصیب ہونے کے مترادف ہے۔ حریت راہنما نے بھارتی ایجنسیوں کی طرف سے کشمیری طلباء، مزدوروں اور تاجروں کو بلاوجہ ہراساں اور پریشان کرنا ان ایجنسیوں کے لیے ایک منفعت بخش کاروبار کی شکل اختیار کر گیا ہے۔ حریت راہنما نے بھارت کی دیگر ریاستوں میں مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے کشمیری باشندوں کے ساتھ انتقام گیرانہ کارروائیاں روا رکھے جانے کی مذمت کرتے ہوئے کہا کہ اس قسم کی غاصبانہ کارروائیوں سے ریاستی عوام کو حق خودارادیت کے مطالبے سے دستبردار نہیں کیا جا سکتا۔ خیال رہے کہ کامران یوسف دہلی کے جیل سے چھ ماہ بعد رہا کئے گئے۔

اننت ناگ میں آوارہ کتوں کی ہڑبونگ، لوگوں میں خوف و دهشت

سرینگر/ سی این آئی/ جنوبی قصبہ اننت ناگ کے مختلف علاقوں میں کتوں کی ہڑبونگ کے نتیجے میں لوگوں میں خوف و دہشت کی لہر دوڑ رہی ہے۔ اسی دوران سنیچروار کو دن بھر آوارہ کتوں نے مختلف علاقوں میں بچوں پر حملہ آور ہو کر ایک درجن کو کاٹ کھایا جبکہ کئی مقامات پر لوگوں نے کتوں کا تعاقب کر کے کوشش کو ناکام بنایا۔ سی این آئی کو نمائندے امان ملک نے اننت ناگ سے اطلاع دی ہے کہ ضلع کے مختلف علاقوں جن میں پانچی دانتر، لوہتو، ہنواڑہ، میر دانتر اور اس کے ملحقہ علاقے قابل ذکر ہے میں آوارہ کتوں کی ہڑبونگ کے نتیجے میں لوگوں میں خوف و ہراس کی لہر پائی جا رہی ہے۔ نمائندے کے مطابق آوارہ کتوں نے سنیچروار کو دن بھر ان علاقوں میں قریب ایک درجن چھوٹے بچوں پر حملہ کر کے ان کو زخمی کر دیا جبکہ کئی ایک مقامات پر کتوں کی ان کوششوں کو ناکام بنا دیا گیا۔ نمائندے کے مطابق کتوں کے حملوں میں زخمی ہوئے بچوں کو علاج و معالجہ کیلئے اسپتال منتقل کیا گیا۔ اسی دوران مقامی لوگوں نے میونسپل کمیٹی اننت ناگ پر الزام عائد کرتے ہوئے بتایا کہ شہروں اور قصبوں سے کتوں کو لا کر انہیں دیہی علاقوں میں چھوڑا جا رہا ہے جس کے نتیجے میں دیہات میں کتوں کی آبادی میں روز بروز اضافہ ہوتا جا رہا ہے جبکہ آوارہ کتوں کو کھانے کیلئے کچھ ہاتھ نہ آنے کے بعد وہ بچوں اور بزرگ اشخاص پر حملہ آور ہوتے ہیں جس کے نتیجے میں لوگوں میں خوف و ہراس کی لہر دوڑ رہی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ کتوں کی بڑھتی تعداد کے نتیجے میں لوگوں میں خوف و ہراس پھیل گیا ہے اور لوگ اب گھروں میں ہی محصور ہو کر رہ جاتے ہیں۔ مقامی لوگوں نے انتظامیہ سے اپیل کی ہے کہ وہ کتوں سے نجات دلانے کیلئے کارروائی عمل میں لائے تاکہ لوگوں کے مشکلات کا ازالہ ہو سکے۔

WhyWestern media lying on Syria?

I do accept this fact that innocent civilians get killed in Syria for their no fault. When you have conflict anywhere then collateral damage is unavoidable. When terrorists armed with US, Israeli and NATO weapons attack the sovereignty of your country then you have every right to defend it and in this process its admitted that some civilians may get trapped and become victims. But still I strongly recommend that all techniques should be put into place so that civilians are rescued at all costs.

By Javeed Ali

East Ghouta, the countryside of capital Damascus, which is being held by multiple terror groups since 2012 has become the talk of all media outlets these days. Its good that the international community has woken up from the deep slumber on East Ghouta, albeit too late. They would have done it when the foreign backed terrorists came from 100 odd nationalities and occupied East Ghouta in 2012. Minuscule number of people were concerned on the depressing situation of civilians in East Ghouta during these turbulent years when terrorists unleashed the reign of terror there. The newly entrant drum beaters on East Ghouta who were absent from the scene when terrorists were beheading, raping and brutalizing the innocent souls there have suddenly became the well wishers of people of East Ghouta. They never uttered a single word when terrorists in East Ghouta were using civilians as human shields. They never expressed concern when terrorists were firing mortal shells, missiles and other projectiles towards Damascus massacring civilians there. They are now shedding crocodile tears as the Syrian Arab Army and their allied forces started an offensive to liberate East Ghouta from the extremists. Right from the start of this operation the Western media started a propaganda campaign portraying this development as the attack on the civilians in East Ghouta. They started making headlines like "Besieged East Ghouta on attack" least knowing that it's the terrorists who have besieged the civilians there since last 6 years.

The Western media have started the same scenario like they did at the time of Aleppo liberation in December 2016. They are repeating the same propaganda stuff projecting that Syrian forces and their allies are killing children, women besides charging them of chemical attack. A plenty of images were circulated through different mediums depicting carnage in East Ghouta. Most of these war-torn images are of Yemen, Gaza, Iraq, Egypt, Rohingya, Mongolia which are widely spread mainly on social media to trigger the foreign military intervention against the Syrian government. Even US, UK, France and Britain have threatened to attack Syrian forces on the charges that they have used chemical gas in East Ghouta. The puzzling thing is why Syrian government would use chemical attack on its own citizens when they have demonstrated in their favour and have expressed their abhorrence against the terrorists who have kept them hostage for a long time in East Ghouta. Syrian army has recaptured 70% area of East Ghouta from the foreign backed mercenaries. They are in a winning position, why would they derail their winning streak. The terrorists are disallowing civilians to leave through the humanitarian corridor by continuously shelling the safe exit routes created by Syrian and their allied forces. But so called Human Rights defenders can't see this stark reality of brutal and inhumane acts of terrorists.

Its worth noting that the Western media is quoting mainly two sources for their updates on Syria, one is White Helmets who call themselves as Syrian Civil Defense and other is so called Syrian Observatory for Human Rights (SOHR). White Helmets are funded and backed by US, UK, France and some of their allies. Mostly they can be seen in terrorist held areas where they work hand in glove with terrorists for their propaganda stuff. They were even seen with terrorists carrying arms and desecrating the dead bodies of Syrian army soldiers. Syrian Observatory for Human Rights is wholly and solely run by one man sitting in his cosy room in Britain. He claims that he has his "activists" in Syria who provide him latest updates on Syria but the point to ponder is that these so called activists don't update him about the brutality and massacre perpetrated by foreign backed terrorists. They only create the fabricated stories from the terrorist held areas so as to garner the world support against the operation of Syrian Army in order to save these terrorists.

Terrorists in Syria are highly trained by their sponsors and have equipped them with sophisticated weapons so its not difficult for their backers to provide them with the media propaganda tools. Corporate media is all about money. When you have power then you own corporate media and you can make them dance on the tunes of White Helmets and so called Syrian Observatory for Human Rights. Its not a rocket science for those people to create the visual blitz who are quite proficient in making Hollywood movies having the feel and touch of the real life. In fact one such studio was busted in Egypt during the time of Aleppo liberation in 2016 where they had created the scene depicting the bloodbath in Aleppo to hamper the efforts of Syrian forces then to liberate it.

Its quite unfortunate that the Western media outlets don't report on the areas which are liberated from the terrorists like Aleppo. No Western media outlet tried to interview the Aleppo boy Omran Daqneesh who was falsely used by the White Helmets for their propaganda stuff during the time of Aleppo liberation campaign. His father Mohammad Daqneesh revealed that his son was forcibly taken in an orange coloured ambulance to portray him as being injured in a Syrian airstrike which was a complete lie. Why don't the Western media visit the current liberated Aleppo to enquire about the plight of people under the occupation of terrorists? Why they have forgotten Aleppo and staged their drama in East Ghouta now. There is every reason to believe that the hue and cry of Western media is not to save the Syrians but the terrorists on whom they have invested billions of petrodollars.

I do accept this fact that innocent civilians get killed in Syria for their no fault. When you have conflict anywhere then collateral damage is unavoidable. When terrorists armed with US, Israeli and NATO weapons attack the sovereignty of your country then you have every right to defend it and in this process its admitted that some civilians may get trapped and become victims. But still I strongly recommend that all techniques should be put into place so that civilians are rescued at all costs.

Bashar al Assad, the Syrian president, may have committed some mistakes before the crises started in year 2011 but this is not the real cause which started the Syrian conflict. There is more to it than meets the eye. He was targeted by America, Israel and their Arab puppets as he was not following their scheme of things in Syria and was the strong proponent of Palestinian cause. They implemented all their resources and channels to topple him in order to get their desired leader in Syria. They funded and backed various terror groups in Syria who brought the death and destruction in whole Syria. We understand that some Syrians may have hatred for him but that is not the whole population. This is common in all countries. No head of any country is liked by all countrymen. People all over the world have had differences with their leaders. Western and Arab media projected Bashar al Assad as a brutal ruler so that they attain the support of international community to dislodge him. If we accept the widely said narrative that the so called "moderate rebels" were there to establish democracy then why they were beheading, raping and brutalizing innocent civilians. Some people even gave the sectarian colour to this conflict least knowing that there are 75% Sunni soldiers in Syrian Arab Army who love Bashar al Assad more than their lives.

The emergence of Iran and Russia in Syria destroyed the evil plot of America, Israel and the GCC and prevented more death and destruction by foreign backed terrorists. The resistance axis of Syrian Arab Army, Iran, Russia and Hezbollah put a strong defiance against the evil intentions of America, Israel, Britain, France and their Arab puppets. Iran and Hezbollah rendered their services to uproot the tumour of Israeli backed terrorism in Syria as this would have engulfed the whole region including Iran and Lebanon. So they crushed it right from the bud before it would have reached to their territories. Their resistance kept the Palestinian cause intact and the project of Greater Israel was dashed to ground. Moreover, they also protected the religious entities of all religions which were being demolished by terrorists.

The script for Western and Arab media is generated by America and Israel. They confront or support a particular ruler depending on their interests. The way the events in Syria were distorted by these media outlets was only to help the terrorists than the civilians. Just ponder! Have these media outlets used the same zeal and zest when innocent people are massacred in Yemen, Bahrain, Palestine, Afghanistan, Pakistan, Libya, Rohingya, Iraq, Nigeria and in other parts of the world. They don't even highlight the killings of innocent civilians of Iraq and Syria in US airstrikes. No one is spreading the hashtags to save the population of Afrin in northern Syria who are being butchered by Turkish forces. Why this negligent approach when it comes to the miserable plight of civilians who don't fit to their propaganda campaign. The early we decipher it, the better it will be for the world peace.

The author is a freelance writer and can be reached at javeedaliofkashmir@gmail.com

Trees and plants embellish living environments, restore climate

Imam Khamenei planted two fruit saplings on National Week of Natural Resources

Thousands of trees have been cut down for no good reason. Green areas around the cities have been exploited by people who intend to abuse the earth, transforming lush greenery into concrete slabs with iron structures: this is catastrophic, it must be, seriously, stopped.

On the occasion of Iran's National Day for Tree Planting and National Week of Natural Resources, the Supreme Leader of the Islamic Revolution planted two fruit saplings this morning, March 6, 2018.

After planting the fruit saplings, Ayatollah Khamenei described the ceremony and the National Day of Tree Planting as an excellent tradition held throughout the country.

Highlighting the importance that plants, forests, and pastures have in restoring the climate, embellishing the living environments, and producing useful products for humans, he addressed Iranian officials by stating: "The officials must work to prevent damage to the trees in our cities."

He further mentioned: "There are forests in Tehran that some people seek to exploit; but, such actions must be prevented, it [forests exploitation] would damage civil life and safety."

The Leader of the Islamic Revolution recommended that the officials of related departments, including the Ministries of Agriculture and Power, seriously consider watershed management regarding the planting of trees and creating green spaces. He added: "This policy—if implicated—might help avert dust particles causing air pollution and can prevent floods."

This is the second year that Ayatollah Khamenei chose to plant fruit trees on the Iranian national occasion. This year he planted a fig and an apricot sapling, whereas last year he had planted apple and cherry tree saplings.

In 2017, during the tree planting ceremony, the Leader of the Revolution stated: "Someone wrote to me once 'why won't you plant fruit trees?' So, this year we planted fruit trees, one apple, and one cherry tree."

Last year, he insisted on the importance of having fruit trees in the country, and that importing fruits from abroad can be detrimental for the country's agricultural environment, adding that: "Fruit trees have the advantage of nourishing our people with the delicious fruits native to our homeland. Our different varieties of fruits—there is a rich diversity—are different from fruits in other countries. As I have heard, they are more delicious, juicier, sweeter, and generally of better quality. Unfortunately, I have also heard that we are importing fruits: this is unacceptable (when available resources are in Iran) and (imports) must be limited to absolute necessities.

Ayatollah Khamenei has celebrated Arbor day since the time of his presidency and has often reiterated the motto: "One Tree for Each Iranian" in his statements.

Those who change green areas into concrete and iron abuse the earth

Plants and trees are sources of many blessings, for any country, for any human community: that is why, in Islam and in Islamic narrations, it's been recommended to care for trees and avoid cutting into them.

Thousands of trees have been cut down for no good reason. Green areas around the cities have been exploited by people who intend to abuse the earth, transforming lush greenery into concrete slabs with iron structures: this is catastrophic, it must be, seriously, stopped.

March 5, 2013

I ask the people to respect the trees and to attach great significance to the environment. The motto, "Each Iranian Should Plant a Tree," which is common among the people, is a good one. The people should do their best to plant more trees on such days (as Arbor Day). Both the people and officials, in particular, should prevent the hands which try to destroy the environment. They should not allow our forests, grasslands and the natural

Printer,Publisher & Owner:Waseem Raja;Editor in Chief:Waseem Raja;Ass.Editor:Mohammad Afzal Bhat;R.N.I No:JKBIL/2015/6342
Published From:Maisuma Bazar,Gaw Kadal Srinagar (J&K);Adms.Office:Natipora Sgr; Printed at:Khidmat Offeset,Abi Guzar The Bund,Srinagar;
Contact:+91-9419001884;Email:editorwilayattimes@gmail.com; Website:www.wilayattimes.com

3rd Year of Publication

Srinagar

Weekly WILAYAT TIMES

The Student of Govt.Middle School Patwaw Budgam Kashmir namely Adil Ali Rather is suffering from acute leukemia (Blood Cancer)and is undergoing treatment at SKIMS Soura .He belongs to poor family and cost of treatment is huge which is beyond the reach for his family .Kindly help him to save the precious life.

Account No:0078041000002207,IFSC:JAKA0MAJLIS

JK Bank Budgam Kashmir,

M.No:+91-9622757732

Vol:04 | Issue:12 | Pages:08 | 19th March 2017 to 25th March 2018 | Rs.5/-

12 hours long encounter destroyed 36 years old literary work of Poet in Kashmir

Everything is lost. I cannot say more because it will rub salt on our wounds. I have three kids and two of them are deaf and dumb

Ishfaq-ul-Hassan

On a cold Thursday afternoon, an unassuming poet Madhosh Balhami was sitting in his small library writing poetry about the marriage of Prophet Mohammad's daughter Hazrat Fatima when three rebels, two of them armed, entered his house here.

Unable to come to terms with the situation, Madhosh, 52, put the notepad in his pocket and deserted the house along with his family for safety. Twelve hours later, the piece of paper with half-written poetry is the only prized possession of the poet.

From his palatial house to a rare collection of books to his 35 years of literary work, Madhosh Balhami lost everything in the encounter. "There were 400 rare books in my library. Plus my entire literally work of 36 years was also in the house. Everything has been reduced to ashes. Though I have lost house, losing my poetry and books is the biggest tragedy," said Madhosh.

Two militants were killed in 10-hour gunfight after they were cornered in Madhosh's house after being chased down by the security forces following the attack on the BJP leader Mohommad Anwar Khan at Balhama area in Srinagar outskirts on Thursday. Two houses Including that of Mahdosh were completely damaged in the gunfight

"We were busy in our daily chores when three youth, one of them injured, entered into our compound. One of them, who was unarmed, managed to flee but two others entered my house. They told me that their time is up and sought my forgiveness saying the house is bound to get damaged in the gunfight. They pleaded to forgive me in the name of Prophet's grandsons Imam Hussain (Pbut) which I did," said Madhosh.

Born Ghulam Mohommad Bhat, he attained Madhosh Balhami as his pen name when he started his literally journey. Starting 1982, Madhosh wrote every genre in Urdu and Kashmiri. From Naats to Nasheeds to Mankabats to Nawhas, Madhosh wrote everything which he thought was relevant and fits the bill.

The highlight of his literally work was that he never compromised on his principles. And that is why he never went to any government department or official to promote his work.

"I started my literally journey in 1982 and since then i have written everything. It included two of my books – Sada-e-Abuzar and Dard-e-Furkat. Plus all the written material in my library was sufficient for three more books. Fifty percent of my work is lying with the people but rest has gone forever in the deadly blaze. I was known as a revolutionary poet," lamented Madhosh, who is associated with the prominent Shia cleric and Hurriyat leader Aga Syed Hassan Budgami.

Just couple of meters away Madhosh's neighbor and brother in law Ghulam Mohidin Mir is inconsolable. Mir's daughter was getting married in July and they had stored everything in the house.

"Everything is lost. I cannot say more because it will rub salt on our wounds. I have three kids and two of them are deaf and dumb," said Mir, who retired as school teacher from J&K government.

JK CM Mehbooba Mufti urges religious scholars to lead society, show right path to get out of difficult issues

Srinagar:Chief Minister, Mehbooba Mufti today appealed religious scholars, Imams and custodians of shrines to lead the society in getting it out of the difficult issues by showing the right path as they have been ordained.Addressing a gathering of Imams, religious scholars and executives of J&K Muslim Wakf Board here after lunching the plantation drive, the Chief Minister said Islam is a religion of peace which laid down guidelines not for Muslims alone but for entire humanity and even for flora and fauna. She said Islam has laid ample emphasis on seeking knowledge and the ulema should spread this message so that Muslim community is able to get itself out of the difficulties it has been in for quite a time.Quoting several verses from the Holy Quran, Mehbooba Mufti appealed the Imams and ulema to come forward and help the younger generation by showing them the right path as enshrined in the Holy Book and the teachings of the Prophet of Mercy(SAW). She said unfortunately Muslim ummah around the world has been caught in a web of violence and it is utmost responsibility of the religious scholars to help the society from getting drifted on a wrong track.

A 10 years old boy Mujtaba Ali from Noori Pora Magam District Baramulla Kashmir is suffering from a kind of tumour and is undergoing treatment at Max Super Speciality Hospital Phase 6 Chandigarh.He belongs to poor family and cost of treatment is nearly Rs.15 lacs which is beyond the reach for his family .Kindly help and pray for him to save the precious life.

Account No:0090040100090603;

IFSC Code:JAKA0MAGGAM

M.No:+91-7780926423;+91-7889890651